



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک سوال ہمارے متعلق چھپا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

آپ (مولوی ثناء اللہ) نے فرمایا۔ کہ مامور کی صداقت کا یہ نشان ہے۔ کہ وہ مٹھوٹ نہ بولے نہ لکھے اور میں مرزا صاحب (کی کتابوں سے ان کے مٹھوٹ دکھا سکتا ہوں اور غالباً کچھ انعام بھی مقرر کیا۔ سو بہت مہربانی ہوگی۔ اگر آپ ایسے مقامات کے حوالے رقم فرمادیں۔ آپ نے ایک اور بات پر بھی پانچ سو انعام دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ جو مجھے یاد نہیں رہی۔ مولوی صاحب اگر دعویٰ میں سچے ہیں تو بذریعہ اخبار اس کا اعلان کریں (المفصل ص 7 29 اگست)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

المجید

ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کی زبان کذب سے محفوظ نہ تھی۔ آپ اس کی مثال سننا چاہیں تو سنیں مرزا صاحب رسالہ اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں۔ "تیرا (ثنائی اللہ امر تسری کا) مردوں کے کفن یا وعظ کے مہوں پر گزارا ہے۔ (ص 23))

میرا دعویٰ ہے کہ اس میں مرزا صاحب نے دو مٹھوٹ بولے ہیں۔ اگرچہ ہو تو امرت سر آکر کسی دوست دشمن کی شہادت سے ثابت کر دو۔ کہ یہ میرے گزارہ کی نسبت جو مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے صحیح ہے؟ دیکھو ایسا نہ ہو کہ ایک مٹھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے (بقول مرزا صاحب) کئی ایک مٹھوٹوں کے مرتکب ہو۔ (حقیقۃ الوحی) دوسری مثال سنو جس کے لئے پانسو روپیہ کا اشتہار نے دیا تھا سنو اگر کچھ ہمت رکھتے ہو تو مرد میدان میں بن کر سامنے آؤ۔ اور مبلغ اب بھی پانچ سو پاؤتا کہ لودھانہ کے تین سو سے زیادہ لے کر ہمیشہ کے لے سرخرو ہو جاؤ مرزا صاحب کے کذب کی دوسری مثال سنو۔ مولوی غلام دستگیر کی کتاب دور تو نہیں مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے (دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو مٹھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ (اشتہار انعامی پانسو روپیہ ص 7))

سر دست یہ دو مثالیں رکھ تو محفوظ رکھ کر جواب دو۔ اور انعام پانسو حاصل کرو۔ پھر اور بھی بتلا دیں گے۔ زیادہ بحث کی بات نہیں صرف اتنا کام ہے کہ مرزا صاحب کی تحریر اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب دونوں ہاتھ میں رکھ کر مقابلہ کی جاویں۔ اگر ان کی مطابقت کی جائے تو ہم انعام دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ منصف کی ضرورت ہو تو ہم ہمنے کو تیار ہیں۔ غرض ساری باتیں لودھانہ کی طرح ہونگی۔ دیکھئے۔ اب الفضل کا مستور رقم پر واشفا سے نکلنا یا نہیں؟

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امر تسری

جلد 2 ص 645

محدث فتویٰ